اورینٹل کالج میگزین، جلد ۹۹، شمارہ ۱، مسلسل شمارہ: ۳۷۱، سال ۲۰۲۴ء

# اطلاقی لسانیات اور اردو کی تدریس بہ طورِ غیر ملکی زبان

عبدالستار ملک، پی ایچ ڈی
لیکچرار اردو، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

# APPLIED LINGUISTICS AND TEACHING OF URDU AS FOREIGN

Abdul Sattar Malik, PhD
Lecutrer in Urdu
Allama Iqbal Open University, Islamabad

**Abstract**

The most important and developed field of applied linguistics is language teaching and learning. It is so closely related to language teaching that applied linguistics is generally considered to be synonymous with language teaching. It has a major role in foreign language teaching in particular. A person familiar with linguistics can do language teaching better. Because of this importance, applied linguistics is sometimes considered synonymous with language teaching. It is a fact that one cannot teach a language unless he is familiar with all the aspects of the language. The need for linguistics in language education institutions is becoming acutely felt. Teaching English as a Foreign Language (TEFL) is the biggest industry in this field. Currently, the trend of learning Urdu is increasing due to the popularity of Urdu in Europe, America, Russia, China, Japan, and Gulf countries etc. In this article, issues related to Urdu as a foreign language like objectives, motives ,curricula and current situation in Pakistan alongwith the linguistic aspects of Urdu learning, especially linguistic skills, Phonetic system, structure, vocabulary and problems faced by foreign students have been discussed.

**Keywords:**

Applied Linguistics, Problems of Foreigners in Urdu Learning, TEFL, Curricula of Urdu as Foreign Language.

اطلاقی لسانیات کا سب سے اہم میدان زبان کی تدریس اور اس کا تعلم ہے۔ اس کی ترقی یافتہ شاخ تدریس و تحصیل زبان ہے۔ لسانیات کا تدریسِ زبان سے اتنا گہرا تعلق ہے کہ عمومی طور پر اطلاقی لسانیات کو تدریسِ زبان کے مترادف ہی سمجھا جاتا ہے۔ خاص طور پر غیر ملکی زبان کی تعلیم میں اس کا بڑا کردار ہے۔ تدریسِ زبان اور لسانیات کا اشتراک تدریس زبان میں بہت معاون ہو سکتا ہے۔ لسانیات سے واقف شخص زبان کی تدریس بہتر طور پر انجام دے سکتا ہے۔ اسی اہمیت کے پیشِ نظر اطلاقی لسانیات کو بعض اوقات زبان کی تدریس کے مترادف سمجھ لیا جاتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک کسی زبان کو نہیں پڑھا سکتا، جب تک کہ وہ زبان کے تمام پہلوؤں سے واقف نہ ہو۔ زبان کے تعلیمی اداروں میں لسانیات کی ضرورت کا احساس شدت سے پیدا ہو رہا ہے۔ غیر ملکی زبان کی حیثیت سے انگریزی کی تدریس (TEFL) اس شعبے کی سب سے بڑی صنعت ہے۔ عہد حاضر میں یورپ، امریکہ، روس، چین و جاپان اور خلیجی ممالک وغیرہ میں اُردو کی مقبولیت کی وجہ سے اس کے سیکھنے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ کوئی قابلِ ذکر ملک ایسا نہیں جہاں کسی نہ کسی سطح پر اُردو کی تدریس نہ ہو رہی ہو۔

تدریس چاہے مادری زبان کی ہو یا ثانوی اور غیر ملکی زبان کی، اس میں بہت سے مسائل پیش آتے ہیں۔ جنھیں حل کرنے میں لسانیات بہت معاون ثابت ہوتی ہے۔ غیر مادری یا بیرونی زبان کی تدریس کے عمل میں جو دشواریاں پیش آتی ہیں ان کے حل کے لیے لسانیات سے مدد لی جاتی ہے، زبانوں کی تدریس کو بہتر اور آسان بنانے کے لیے لسانی تجربہ گاہیں (Language laboratories) قائم کی جا رہی ہیں۔ گویا کہ تدریس غیر ملکی زبان کی ہو یا مادری زبان کی، اس کا موضوع زبان ہی ہوتا ہے۔ جس کا باقاعدہ مطالعہ لسانیات کی مدد سے کیا جاتا ہے۔

زبان کی تحصیل و تدریس پر جو عوامل بہ راہ راست اثر انداز ہوتے ہیں جن میں تدریس زبان کے مقاصد اور نصاب، طلبہ کی عمر اور جغرافیائی حیثیت، تحصیلِ زبان کے محرکات، طریقہ تدریس اور اساتذہ کی صلاحیت و تربیت۔

بہ طورِ غیر ملکی زبان اردو کی تدریس کے بنیادی مقاصد (Core Objectives) درج ذیل ہیں:

۱۔ طلبہ کو اردو صوتیات سے روشناس کرانا۔

۲۔ بول چال کے قابل بنانا۔

۳۔ رسم الخط سکھانا۔

۴۔ قواعدی ساخت سے متعارف کرانا اور ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرنا۔

۵۔ اردو تہذیب و کلچر سے متعارف کرانا۔

۶۔ اردو ادب کی تفہیم اور تحسین کا ملکہ پیدا کرنا۔

اردو زبان کی تعلیم و تدریس کے وقت دو اہم سوالات سامنے آتے ہیں:

۱۔ زبان کون سیکھ رہا ہے؟ ۲۔ کیوں سیکھ رہا ہے؟

جہاں تک پہلے سوال کا تعلق ہے۔ سیکھنے والوں میں اردو کسی کی مادری زبان ہو سکتی ہے، کسی کی ثانوی اور کوئی اسے ایک غیر ملکی زبان کی حیثیت سیکھتا ہے۔ پاکستان میں اردو کی حیثیت بہ منزلۂ مادری زبان کی ہے اور اسی بنیاد پر نصابات مرتب کیے جاتے ہیں۔ چوں کہ ملکی اور قومی زبان کی حیثیت سے اُردو کی تدریس پر بہت مواد موجود ہے۔ لہٰذا اس سے صرف نظر کرتے ہوئے یہاں ہمارا موضوع اردو کی تدریس بہ طور غیر ملکی زبان ہے۔

دوسرے سوال کی رو سے اردو سیکھنے والوں کے مختلف مقاصد ہوتے ہیں۔ بعض لوگ محض بول چال کی حد تک زبان سیکھنا چاہتے ہیں۔ بعض کاروباری معاملات کے لیے اور بعض زبان و ادب پر دست رس حاصل کرنے کے لیے۔ زبان سکھانا سادہ معاملہ نہیں۔ انگریزی کی تدریس (ELT) میں

ESP (English for Speical Perposes) اور TEFL (Teaching of English as foreign Lanugages)

اس کی بڑی مثالیں ہیں۔ بہ ہر حال ہمیں ان دو سوالوں کے پس منظر میں اپنے مقاصد اور نصاب کا تعین کرنا ہو گا۔

اول: غیر ملکیوں کے لیے اردو سکھانے کے لیے ایک مربوط اور جدید نصاب کی ضرورت ہے جو زبان سکھانے کے جدید سائنسی طریقہ ہائے کار اور تدریسی اعانات سے ہم آہنگ ہوں۔ تدریسی مواد میں جدید تدریسی کتب کے ساتھ، ذخیر الفاظ کی بنیادی فرہنگوں اوزمانے کے تقاضوں کے مطابق بولنے والی صوتی لغت (Spoken Phonetic Dictionary) کی ضرورت شدت سے محسوس ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ہر جامعہ میں صوتی تجربہ گاہ کا قیام بھی ضروری ہے۔ زبان سکھانے کے لیے بنیادی لسانی مہارتوں (سننا/ سمجھنا، بولنا، پڑھنا اور لکھنا) پر ایک مربوط منصوبہ بندی اور مسلسل مشق درکار ہے۔ تدریس کو تہذیب و ثقافت سے جوڑ کر تدریس میں حقیقی زندگی (Real Life Situation) کا رنگ بھرا جا سکتا ہے۔

اعلیٰ سطحی (Advanced Level) کی تدریس کے لیے نمائندہ تحریریں اور ادب پارے موزوں نصاب ہیں۔ اگر کسی نصابی کتاب کو مدنظر رکھ کر تدریس کی جا رہی ہو تو استاد حسبِ ضرورت ترمیم و اضافہ کرے۔

دوم: ماہرینِ نفسیات کے مطابق زبان کی تحصیل ایک پیچیدہ عمل ہے، اس لیے زبان کی تدریس کوئی آسان کام نہیں۔ ہر زبان جاننے والا شخص اچھا معلم نہیں ہو سکتا۔ زبان جاننا ایک الگ چیز ہے اور زبان سکھانا الگ شعبہ ہے۔ تدریس زبان ایک فن ہے، جس میں مہارت حاصل کرنے کے لیے دوسری فنون کی طرح باقاعدہ اصول و ضوابط ہیں۔ اس کے لیے محنت و تجربہ، تدریسی زبان پر عبور، تدریسِ زبان کے اصول و طریق سے آگاہی لازم ہے۔ زبان کے تعلیمی اداروں میں اساتذہ کی تربیت کا احساس بڑھ رہا ہے۔ برٹش کونسل اور اس طرح کی دوسری تنظیمیں اساتذہ کی تربیت کا اہتمام کر رہی ہیں۔ اس لیے ہر زبان کی معیاری تدریس کے لیے اساتذہ کی تربیت بھی ضروری ہے۔ TEFL اس سلسلے میں نمونے کے طور پر کام آسکتا ہے۔

تدریس کے موزوں طریق کار سے ناواقفیت کئی قسم کی دقتوں اور مسائل کا پیش خیمہ ہے۔ اصول و ضوابط اور طریق کار سے آگاہی کی بدولت طلبہ کی دلچسپی قائم رہتی ہے اور موضوع اچھی طرح ذہن نشین ہوتا ہے۔ کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ تعلم کی خاطر ان اصول و ضوابط اور طریق کار سے آگاہی ضروری ہے۔ غیر ملکی طلبہ جو اردو میں مبتدی کی حیثیت رکھتے ہیں، انھیں یونیورسٹی کے طلبہ کی طرح لیکچر میتھڈ سے نہیں پڑھایا جا سکتا، بل کہ اس کے لیے بہت سی دیگر تکنیکیں اور طریقہ ہائے تدریس بروئے کار لانا پڑتے ہیں۔



تدریسی مہارت کے باعث سبق کو آسان اور دل چسپ بناتی ہے، تدریسی فضا خوش گوار رہتی ہے۔ طلبہ کی دل چسپی برقرار رہتی ہے اور سبق جلد ذہن نشین ہوتا ہے۔ مشق و تکرار سے زبان سیکھنے کا عمل پختہ ہوتا ہے۔ آغاز میں معلم زبان کے صوتیوں کو رک رک کر مبتدیوں کے سامنے اس طرح پیش کرے کہ وہ ہر صوتیے کی امتیازی آواز اور تحریری صورت سے آگاہ ہو جائیں۔ ذخیرہ الفاظ کی تدریس اور جملوں کی تفہیم کے لیے انگریزی زبان کی مدد لی جا سکتی ہے۔ لب و لہجہ، تلفظ اور دیگر لسانی پہلوؤں کی اصلاح ساتھ ساتھ لازمی ہے۔

راقم کے خیال میں زبان سے سیکھنے کے لیے تین بنیادی پہلوؤں کو مدنظر رکھنا چاہیے۔

۱۔ الفاظ اور جملوں کی ادائیگی (Pronunciation)

۲۔ ذخیرۂ الفاظ (Vocabulary)

۳۔ فقروں / جملوں کی بناوٹ یعنی قواعد (Construction/ Grammar)

ایک بڑا مسئلہ بالغوں کے لیے اپنی مادری زبان کے صوتی نظام کے تحت پختہ عادات ہیں، جو نئی تکلمی آوازوں اور لہجے کے لیے رکاوٹ کا باعث بنتی ہیں۔ ہر زبان کا الگ اور منفرد صوتی، صرفی، نحوی اور اسلوبیاتی نظام ہے۔ لہٰذا استاد کو طلبہ کی زبان کے نظام کو سامنے رکھنا ہو گا۔ مثال کے طور پر غیر ملکیوں میں بھی عربی، فارسی جاننے والوں کے لیے اردو سیکھنا آسان ہے بہ نسبت یورپی اور دیگر زبانوں کے حامل افراد کے۔ ڈاکٹر ابو للیث صدیقی (۱۹۱۶۔ ۱۹۹۴ء) رقم طراز ہیں:

> ”دوسری زبان سیکھنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ عادات کا نیا سلسلہ قبول کیا جائے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ نئی زبان اپنی ہیئت اور ساخت میں پہلی زبان سے مختلف ہوتی ہے اس لیے ایک عادت دوسری عادت سے ایک طور پر برسرِ پیکار ہوتی ہے اور نئی عادات کے راسخ ہونے میں بڑی محنت اور توجہ درکار ہوتی ہے۔“(۱)

زبان سیکھنا ایک خالص عملی مشق ہے، جو متعلمین کے ساتھ استاد کی خاص توجہ اور لگن کا تقاضا کرتی ہے۔ یہاں ایک پرائمری سکول کے استاد جیسی محنت اور جذب و شوق کی ضرورت ہے، کیوں کہ غیر ملکی طلبہ کی حیثیت بھی ایک مبتدی کی سی ہے۔ تحصیلِ زباں در حقیقت چار لسانی مہارتوں (سننا/ سمجھنا، بولنا، پڑھنا، لکھنا) کے اکتساب کا نام ہے۔ راقم غیر ملکی طلبہ کے تدریسی تجربے کی بنا پر سمجھتا ہے کہ ذخیرۂ الفاظ اور قواعد کی تدریس کو بھی لسانی مہارتوں کے ساتھ مربوط کرنا چاہیے۔ ذیل میں چند عنوانات کے تحت ”غیر ملکی زبان کی حیثیت سے تدریسِ اردو کے مسائل“ کو زیرِ بحث لایا گیا ہے۔

## سماعت و تکلم

کسی بھی زبان میں سیکھنے کا عمل سننے سے شروع ہوتا ہے۔ زبان دانی میں سننا پہلی سیڑھی ہے۔ بچہ جو کچھ سنتا ہے، اُسے دہراتا ہے۔ یہ عمل کان سے آنکھ اور پھر آنکھ سے ہاتھ تک منتقل ہوتا ہے۔ یہ ہر زبان سیکھنے اور سکھانے کے لیے فطری ترتیب ہے اور اسی کے مطابق بچے اپنی مادری زبان سیکھتے ہیں۔ سکول اور کمرۂ جماعت میں بھی یہی ترتیب ملحوظِ خاطر رہنی چاہیے۔ اساتذہ کمرۂ جماعت میں وہی زبان بولیں جس کی وہ تدریس کر رہے ہیں تاکہ طُلَبا کی سماعت کی مشق ہو سکے۔

تحقیقات بتاتی ہیں کہ زبانی ابلاغ میں جتنا وقت صرف ہوتا ہے وہ پڑھنے کے وقت سے تقریباً تین گنا اور لکھنے کے وقت سے چار گنا زیادہ ہوتا ہے۔ بچے اپنی معلومات کا بہت بڑا حصہ صرف سننے سے حاصل کرتے ہیں۔ اِس لیے سماعت کی تربیت ضروری ہے۔

ہمارے نظام میں زیادہ توجہ پڑھنے اور لکھنے پر دی جاتی ہے۔ بولنے پر بہت کم توجہ دی جاتی ہے اور سماعت کی تربیت کو تو بالکل نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ ایک اچھا سامع ہی ایک اچھا متکلم ثابت ہوتا ہے۔ اِس مہارت کو نظر انداز کرنے کا نقصان یہ ہے کہ ہم بہت کچھ پڑھنے لکھنے کے باوجود ایک معیاری لہجے اور قدرتی رفتار سے زبان نہیں بول سکتے۔ یہ چاروں مہارتیں ایک دوسرے کے ساتھ مربوط ہیں۔ اگر ایک مہارت میں کم زوری رہ جائے تو وہ دوسری مہارتوں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ چوں کہ سماعت سب سے ابتدائی مہارت ہے، اس لیے اِس میں کمزوری باقی لسانی مہارتوں میں بھی کم زوری کا باعث بنتی ہے۔ تربیتِ سماعت کا مقصود یہ ہے کہ:

۱۔ بچہ آوازوں کو گہری توجہ سے سنے اور سن کر دہرائے۔

۲۔ مشابہ آوازوں میں تمیز کرے۔

۳۔ گفت گو یا کلام کا تجزیہ کرے۔

۴۔ لہجے سے احساسات کا تجزیہ کرے۔

۵۔ واقعہ، کہانی یا لطیفہ سن کر دہرائے اور نظم سن کر پسندیدہ شعر دہرائے۔

۶۔ خیالات کے ربط و تسلسل کا شعور رکھتا ہو۔ چند باتیں سن کر اُن کی ترتیب کو یاد رکھے۔

۷۔ زبانی دی ہوئی ہدایات اور احکام کو سن کر سمجھ لے اور ان پر عمل کرے۔

۸۔ صحیح پیغام رسانی کرے۔

سماعت کی تربیت کے لیے دست یاب وسائل اور کلاس کی ضرورت کے مطابق مختلف تدابیر اور طریقے استعمال کیے جا سکتے ہیں۔

غیر ملکی طُلبا کو سننے / سمجھنے میں متعدد مسائل پیش آتے ہیں۔ مثلاً نرم اور سخت، ہائیہ اور غیر ہائیہ آوازوں میں تمیز کرنا جیسے ت، ٹ، تھ، ٹھ، ک، کھ، گ، گھ۔

ان مسائل کے ازالے کے لیے الفاظ کو بار بار دہرانا، نرم اور آہستہ گفت گو کرنا اور بوقت ضرورت انگریزی سے مدد لینا جیسی تکنیکیں مفید ہیں۔ استاد کا لہجہ بھی بہت اہمیت رکھتا ہے۔ طُلبا کو مختلف قسم کی گفتگو سنا کر انھیں مختلف لہجوں سے متعارف کرایا جائے۔

بولنا لسانی نشو و نما کا بہترین ذریعہ ہے۔ کسی زبان میں اہلیت کا بڑا معیار اس زبان میں بول چال کی صلاحیت پر عبور ہے۔ بولنے کے تین مدارج ہیں:

۱۔ معمولی بول چال ۲۔ درست گفت گو ۳۔ فصیح و بلیغ گفت گو اور تقریر

ایک اچھے متکلم میں درج ذیل خصوصیات ہونی چاہئیں۔

۱۔ تلفظ اور لہجہ درست ہو۔ ۲۔ گفتار میں روانی اور صفائی ہو۔ ۳۔ گفت گو میں منطقی ربط اور تسلسل ہو۔ ۴۔ حفظِ مراتب کا خیال رکھے اور سامعین، حالات اور موضوع کے مطابق الفاظ کا انتخاب کر سکے۔ ۵۔ سوچ کر مناسب الفاظ میں بامعنی گفت گو کرے لیکن رفتار مناسب ہو، زیادہ توقف اور تاخیر نہ کرے۔ ۶۔ خوداعتمادی سے بولے۔ کسی قسم کی جھجک اور ہچکچاہٹ نہ ہو۔ ۷۔ قواعد کا درست استعمال کرے۔ ۸۔ مناسب جسمانی حرکات اور اعضائی اشارات کا استعمال کرے۔

نئی زبان سیکھتے ہوئے سب سے پہلے آوازوں کے مسئلے سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ صوتیات ہی وہ مرحلہ ہے جہاں طُلَبا کو سب سے زیادہ دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یعنی آوازوں کے مخارج اور ادائیگی۔ ہمارے زبان کے مطالعے میں صوتی عناصر کو زیادہ اہمیت نہیں دی گئی اور تدریس زبان میں بھی ہم اس پہلو سے نابلد رہے۔

غیر ملکیوں کو بولتے وقت متعدد مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایک معلم کے لیے لازم ہے کہ وہ طلبا کی زبان اور اردو کے صوتی نظام کے اختلافات کو پیشِ نظر رکھے۔ مثلاً عرب پ چ ژ گ، معکوسی اور ہائیہ آوازوں پر مشتمل الفاظ درست طور پر ادا نہیں کر سکتے۔ اسی طرح مغربی ممالک کے طلبا، ت، ڑ، غ وغیرہ اور ہائیہ آوازیں ادا نہیں کر سکتے۔ اردو میں بیک وقت کئی افعال آجاتے ہیں جب کہ اکثر دوسری زبانوں میں جملہ ایک ہی فعل پر ختم ہوتا ہے۔ مثلاً: بچہ سویا ہوا ہے، پرندے سیدھی قطار میں اڑے چلے جا رہے ہیں، وہ ایسا کرتے ہوئے ڈر رہا تھا۔

اسی طرح سوالیہ اور منفی کا بہ یک وقت استعمال پریشانی کا باعث بنتا ہے۔ مثلاً آخر یہ لوگ قطار کیوں نہیں باندھ لیتے؟ اس جملے میں سوالیہ منفی کے ساتھ باندھنا اور لینا دو افعال ایک ساتھ آ گئے ہیں۔ اسی طرح "ہم ابھی باتیں ہی کر رہے تھے" میں کرنا اور رہنا دو افعال بہ یک وقت آ گئے ہیں۔ مرکبات مثلاً مرکب اضافی میں طلبہ کا، کی، کے کا فرق نہیں کر سکتے۔ اسی طرح میرا اور اپنا کا امتیاز کرنا مشکل ہوتا ہے۔

مرکبات اور بالخصوص مہمل الفاظ کو سمجھنا کارِ دیگر ہے۔ مثلاً: دیکھ بھال، روٹی ووٹی، جھوٹ موٹ، الگ تھلگ وغیرہ۔ بعض اوقات اہلِ زباں ایسے الفاظ بولتے ہیں، جن میں بیک وقت متضاد کیفیت پائی جاتی ہے مثلاً اس کا آنا جانا لگا رہتا ہے۔ اسی طرح اگرچہ اردو میں امدادی افعال کا استعمال کلام کی خوبصورتی کے لیے ہے لیکن ان کا سمجھنا غیر ملکیوں کے لیے بہت مشکل ہے۔ مثلاً آ جاؤ، وہ اٹھ بیٹھا میں افعال کی متضاد کیفیت غیر ملکی کے لیے الجھن کا باعث بنتی ہے۔ واحد جمع کا فرق مثلاً: لڑکی آئی، لڑکیاں آئیں۔ سابقے لاحقے کا فرق: مثلاً بے ادب کو نادب، کم فہم کو نافہم، بد کردار کو بے کردار بول دینا۔ نجی زبان میں گفت گو مثلاً بھئی، ابے، ارے، اوں ہوں وغیرہ کا سمجھنا خاص توجہ کا طالب ہے۔ ذو معنی جملے: روزمرہ محاورہ اور ضرب الامثال کا سمجھنا تو ایک غیر ملکی کے لیے بہت دقت طلب ہے۔

بعض زبانوں میں زیر، زبر، پیش کی تفریق نہیں ہوتی اور حروف علت مخصوص نہیں ہوتے اس لیے بولنے والا گھڑی اور گھوڑی میں فرق نہیں کر سکتا۔

اردو تدریس کے وقت مصوتوں اور مصمتوں کا تعارف ضروری ہے۔ بنیادی دس مصوتے اور ذیلی مصوتوں کا طلبہ کو فہم ہونا چاہیے، اسی طرح اعراب زبر، زیر، پیش، سکون وقف، نون غنہ، تشدید وغیرہ کا بھی تعارف کرایا جائے۔ تلفظ کی درستی کے لیے ضروری اعراب سے واقفیت اور شمسی و قمری حروف کا تصور اہم تدبیریں ہیں۔ ذخیرۂ الفاظ کو اگر موضوعات میں تقسیم کر کے تدریس کی جائے تو تفہیم میں آسانی رہتی ہے۔ مترادف، متضاد، واحد، جمع اور تذکیر و تانیث کی تدریس کے ذریعے ذخیرۂ الفاظ میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ معانی کے لیے مترادفات، جملوں میں استعمال اور مشابہ الصوت حروف کا تصور جیسی تکنیکیں مؤثر ثابت ہو سکتی ہیں۔ تکلم کی تدریس میں مشق بہت ضروری ہے۔ بولنا سکھانے کے لیے آن لائن مواد سے بھی مدد لی جا سکتی ہے۔ مثلاً آکسفورڈ یونیورسٹی (goethe-verlag) کی تیار کردہ آن لائن کتاب English Urdu for Beginners (۱) UK-Urdu for Beginners (۲) اور Urdu English Beginner Course (۳) وغیرہ۔

## قرات (پڑھنے) کی تدریس

سماعت اور تکلم کے بعد اگلا درجہ پڑھنا ہے۔ پڑھنا سکھانے کے عمل کو تین مدارج میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

۱۔ حروف شناسی یا ابجد خوانی ۲۔ عبارت خوانی ۳۔ مطالعہ

درست تلفظ، روانی، وقف و تاکید اور آواز کا اتار چڑھاؤ اوصافِ خوش خوانی ہیں۔ پڑھنا سکھانے کے مختلف طریقے ہیں، جن میں ترکیبی یعنی الف بائی(i۔ حروف کی پہچانii۔ رکن سازیiii۔ لفظ سازیiv۔ جملہ سازیv۔ عبارت خوانیvi ۔ مطالعہ)، صوتی، صوتیاتی، تحلیلی اور مخلوط طریقہ شامل ہیں۔

پڑھتے وقت بھی غیر ملکی طُلبا کو بہت سی مشکلات پیش آتی ہیں۔

۱۔ مغربی ممالک کے طُلبا کو عرب اور ایرانی طلبہ نسبت زیادہ مشکل پیش آتی ہے، کیوں کہ اُردو رسم الخط ان کے لیے بالکل اجنبی ہے اور دوسرا اردو دائیں سے بائیں لکھی جاتی ہے جب کہ مغربی زبانیں بائیں سے دائیں۔

۲۔ عرب اور ایرانی طلبا کو اردو پڑھنے میں قدرے کم مشکل پیش آتی ہے کیوں کہ سے اردو رسم الخط، عربی اور فارسی رسم الخط سے ماخوذ ہے۔ تاہم اردو کے کچھ حروف اور آوازیں طلبا کی زبانوں میں نہیں مثلاً پ، ٹ، چ، ڑ، ژ، ڈ، گ عربی میں نہیں۔ اسی طرح معکوسی (ٹ، ڈ، ڑ) اور ہائیہ حروف (بھ، پھ، تھ، ٹھ، جھ، چھ، دھ، ڈھ، رھ، ڑھ، کھ، گھ، لھ، مھ، نھ) عربی اور فارسی زبان میں نہیں ہیں۔ اسی لیے یہ طُلبا ان الفاظ کو درست نہیں پڑھ سکتے، جو ایسے حروف (آوازیں) پر مشتمل ہوں، جو ان کی زبان میں نہیں۔ مثال کے طور پر عرب اونچا کو اونچا، پاکستان کو باکستان، پہاڑ کو بہار، اپریل کو ابریل، رپورٹ کو ربوٹ، چار کو جار ٹوپی کو ٹوبی، ٹماٹر کو تماتر، گھوڑا گورا، تھالی کو تالی، جھاگ کو جاک، بوڑھا کو بورا اور، اٹل کو اتل وغیرہ پڑھتے اور بولتے ہیں۔

۳۔ طلبہ کو مشابہ الصوت حروف کی شناخت اور قرأت میں مشکل پیش آتی ہے۔ جن زبانوں میں ہائیہ آوازیں نہیں، وہ مفرد اور مخلوط حروف کے درمیان فرق روا نہیں رکھ سکتے۔

۴۔ مشرقِ بعید اور دیگر خطوں کے طلبہ کے اپنے مسائل ہیں۔ مثلاً جاپانی زبان میں ر، ڈ، گ، غ، خ کی آوازیں نہیں ہیں۔ اس لیے یہ طلبہ چھتری کو چھتلی، میری کو میلی، ادھر کو ادھل، چرانا کو چلانا، چار کو چال، رات کو لات پڑھتے ہیں۔۔ کوریائی زبان میں ہائیہ آوازوں کے علاوہ "ف" نہیں ہے۔

۵۔ ہمارے ہاں عموماً قاعدوں اور کتابوں پر ضروری اعراب نہیں لگائے جاتے اور سیاق و سباق کا پورا شعور نہ ہونے کی وجہ سے غیر ملکی طلبا کے لیے اعراب کے بغیر پڑھنا دشوار ہوتا ہے۔ حال آں کہ اعراب بدلنے سے بھی لفظ کے معانی تبدیل ہو جاتے ہیں مثلاً گھر، گھِر۔ صِرف، صَرف، دُور، دَور وغیرہ۔

۶۔ اردو کے کچھ حروف ایسے ہیں جن کی شکلیں ملتی ہیں۔ مثلاب پ ت ٹ ث ج چ ح خ د ڈ ذ ر ڑ ز ژ س ش ص ض ط ظ ع غ، صرف نقطوں کا استعمال ان میں امتیاز کا باعث ہے۔ نقطوں کے اوپر نیچے کے فرق سے حرف کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ نقطے کم یا زیادہ ہو جاتے ہیں۔ غیر ملکی طلبا کے لیے نقطوں کی پہچان بڑا مسئلہ ہے۔ صرف نقطوں کے اوپر نیچے فرق سے مطلب کچھ سے کچھ ہو سکتا ہے۔ مثلاً محرم سے مجرم بن سکتا ہے۔

۷۔ ترکیبی شکلیں طلبا کے لیے مشکل پیش کرتی ہیں۔ حروف کو جوڑتے وقت ان کی شکلیں تبدیل ہو جاتی ہیں کیوں کہ اردو میں ہر حرف کی چار مختلف شکلیں ہوتی ہیں۔ ابتدائی وسطی، آخری اور مکمل۔ ان شکلوں کی تبدیلی طالب علم کے لیے مسئلہ بن جاتی ہے اور اسے پڑھنا مشکل ہو جاتا ہے۔۔ اکثر زبانوں میں حروف کو ملایا نہیں جاتا بل کہ حروف اپنی شکل میں لکھے جاتے ہیں۔

۸۔ تلفظ کے لحاظ سے ہر زبان مختلف ہوتی ہے۔ یہی حال اردو اور عربی کا ہے۔ بعض حروف کا تلفظ عربی میں الگ ہے جب کہ اردو میں الگ مثلاً "ض" کو اردو والے "ذ" کے تلفظ سے ادا کرتے ہیں مگر عربی میں تلفظ مختلف ہے۔ اسی طرح اہلِ اردو "ع" کو "الف" جیسے تلفظ سے ادا کرتے ہیں جب کہ عربی میں "ع" کا مخصوص تلفظ ہے۔

۹۔ ہاتھ کی تحریر کو پڑھنا زیادہ مشکل ہے چوں کہ ہر ایک کے لکھنے کا انداز مختلف ہوتا ہے اس لیے وہ مختلف لوگوں کی تحریر کو درست طریقے سے نہیں پڑھ سکتے۔

قرأت کے مسائل سے نبرد آزما ہونے کے لیے چند اصطلاحات مفید ہیں مثلاً: i ۔ الفاظ کی بار بار مشق ii۔ مختلف الفاظ کو لکھ کر پہچان iii۔ واحد جمع اور تذکیر و تانیث کی پہچان وغیرہ۔

قرأت سکھانے کے لیے بہت سی آن لائن کتب سے مدد لی جا سکتی ہے۔ مثلاً پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ (۴)، ایسٹ پبلی کیشنز (۵)، پاکستان ریڈنگ پراجیکٹ (۶)۔ اس کے علاوہ انڈیا کی نیشنل کونسل آف ریسرچ اینڈ ٹریننگ (۷)۔

## تحریر کی تدریس

لکھنا لسانی مہارتوں کی آخری منزل ہے۔ لکھنا سکھانے کے مختلف مدارج ہیں :

۱۔ ابجد نویسی (اُردو کے مفرد حروف)، ۲۔ لفظ نویسی (حروف کی ترکیبی شکلیں اور اعراب وعلامات)، ۳۔ جملہ نویسی (حرفی وصوتی مطابقت اور نظام املا)، ۴۔ نقل نویسی (نثر پارہ)

ان مدارج کو پیشِ نظر رکھ کر ہی زبان کی کامیاب تدریس کی جاسکتی ہے۔ اس کے ساتھ معلم اور متعلم ہر دو کی توجہ، لگن اور مشق کو بڑا دخل ہے۔

ابجد نویسی کے لیے حرفی ترتیب بھی برقرار رکھی جاسکتی ہے اور اُردو حروفِ تہجی کے گروہ بھی بنائے جاسکتے ہیں۔ مثلاً

(i)۔ کھڑی لکیر / عمودی خط: ا م

(ii) ۔ پڑی لکیر / افقی خط: ب پ ت ٹ ث ف ے

(iii) ۔ عمودی خط / افقی خط: ک گ

(iv) ۔ ترچھی لکیر / ترچھا خط: ر ز ژ

(v) ۔ نیم دائرہ: د ذ

(vi) ۔ نیم دائرہ (دامن نما): ن ل ق ی

(vii) ۔ دندانہ اور دائرہ: س ش

(viii) ۔ ہلالی دائرہ: ج چ ح خ ع غ

(ix) ۔ آنکھ (یک چشمی حروف): ص ض ط ظ ٹ، ڈ ڑ

(x)۔ دو چشمی ھ: بھ، پھ، تھ، ٹھ، جھ، چھ، دھ، ڈھ، رھ، ڑھ

لکھتے وقت طلبہ کے لیے بڑا مسئلہ حروف کی ترکیبی صورتیں (ابتدائی، وسطی، آخری اور مکمل) ہیں۔ ایسے الفاظ سے آغاز کیا جائے جو الگ الگ حروف پر مشتمل ہوں۔ اس کے بعد بالترتیب ایسے حروف سکھائے جائیں جو ملا کر لکھے جائیں اور حروف جوڑنے کا طریقہ بتایا جائے۔

لفظ نویسی کے لیے دو حرفی، سہ حرفی، چہار حرفی الفاظ سکھائے جاتے ہیں۔ اِس مرحلے پر درج ذیل ترتیب ملحوظ رکھنا بہتر ہو گا:

(i) حروف کی پوری شکلوں والے لفظ: آپ، آج، آری، اب، اردو، دوا، دارا۔

(ii) مرکب + مفرد: باپ، رات، بار

(iii) مفرد + مرکب: دیا، ابھی، اگر

(iv) دو حرفی مرکب + دو حرفی مرکب: بابا، روشن، موٹی

(v) سہ حرفی مخلوط: مگر، خبر، کبھی، ہیں۔(۸)

اِسی طرح چہار حرفی الفاظ چاند، خواب وغیرہ سکھائے جاسکتے ہیں۔ جملہ نویسی میں بھی آسان سے مشکل کی طرف قدم اُٹھایا جائے اور مندرجہ بالا ترتیب پیشِ نظر رکھی جائے۔ یعنی پہلے پورے حروف والے الفاظ پر مشتمل جملے لکھوائے جائیں۔ مثلاً دارا آم دے دو۔ پھر بالترتیب مندرجہ بالا ترتیب سامنے رکھی جائے۔ اردو تحریر سکھانے کے لیے درج ذیل آن لائن مواد مفید ہو سکتا ہے۔

ART POINT School of Calligraphy and Fine Arts(9)
Opal Urdu handwriting :Lesson (10)
Opal Urdu caligraphy with cut marker:lesson  (11)
aamozish Discover the Joy of Learning Urdu Online  (12)

الغرض لسانی مہارتوں کی تدریس کی خاطر دست یاب وسائل کے مطابق ہارڈ اور سافٹ دونوں قسم کا مواد تیار کیا جاسکتا ہے۔ اس سلسلے میں برٹش کونسل کی ویب سائٹ نمونے کا کام دے سکتی ہے۔(۱۳)

## قواعد کی تدریس

جہاں تک قواعد کا تعلق ہے، ہر زبان کا ایک نظام ہے جو مختلف سطحوں پر کارفرما ہوتا ہے۔ صرفی ونحوی خصوصیات یعنی الفاظ اور جملے بنیادی ساخت کا کام کرتے ہیں۔ ماہرین لسانیات کے مطابق کوئی شخص اپنے ہدف کی زبان کو اس وقت درست طور پر استعمال نہیں کر سکتا، جب تک وہ اس زبان کی بنیادی ساخت یعنی اس نظام سے جو واقف نہ ہو، جس سے زبان کی تشکیل ہوتی ہے۔۔

طُلبا کی زبان کے صوتی اور قواعدی نظام کے اختلافات کو سامنے رکھنا چاہیے۔ آغاز میں اردو کے بنیادی فقرے، الفاظ وتراکیب اور بول چال کی سطح پر استعمال ہونے والے چھوٹے چھوٹے جملے سکھانے چاہییں۔ قواعد کو سبق کے ساتھ مربوط کرکے عملی انداز میں سکھایا جائے۔ اردو پڑھاتے وقت غیر ملکی طلبا کی اپنی زبان کی نحوی ساخت اور قواعدی نظام کے اختلافات کو بھی پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ مثلاً مختلف زبانوں میں میں جملے کی نحوی ترتیب یوں ہے:

اُردو: فاعل + مفعول + فعل فارسی: فاعل + مفعول + فعل

احمد نے کتاب پڑھی احمد کتاب می خوانند

عربی: فعل + مفعول + فاعل انگریزی: فاعل + فعل + مفعول

Ahmed read the book.

مرکبات میں اختلافی صورتِ حال دیکھیے:

مرکب جاری: ا۔اُردو ہندی: جار مجرور کے بعد (کتاب میز پر ہے)

۲۔انگریزی، عربی، فارسی،: جار مجرور سے پہلے

(الکتاب علی الطاولۃ، کتاب روئے میز است The book is on

، the table:

مرکب توصیفی: ا۔انگریزی، اُردو، ہندی: صفت + موصوف (کتاب جدید، نئی کتاب، New Book)

۲۔فارسی، عربی: موصوف + صفت (کتابِ نو)

مرکب اضافی: ا۔انگریزی، اُردو، ہندی: مضاف الیہ + مضاف (احمد کی کتاب )

Ahmed's book:

۲۔عربی، فارسی: مضاف + مضاف الیہ (کتاب اَحمد، کتاب احمد)

دیگر زبانوں میں تذکیر و تانیث کا ایسا تصور نہیں جیسا اردو میں ہے۔ اسی بنا غیر ملکی طلبہ بلا تکلف لڑکی آیا اور لڑکا آئی بول دیتے ہیں۔ بے جان اشیا کی تذکیر و تانیث طلبہ کے لیے مزید الجھن کا باعث بنتی ہے۔ قواعد کی تدریس و تفہیم کے لیے مفید کتاب ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار (۱۹۲۴۔۲۰۰۷ء) اور زینب اوزون کی تصنیف **ترکی کے ذریعے اردو سیکھیے** ہے۔(۱۴)

## ذخیرۂ الفاظ

لسانی مہارتوں اور قواعد کے ساتھ ذخیرۂ الفاظ میں بھی اضافہ لازمی ہے۔ استاد کو ذخیرۂ الفاظ کی درجہ وار فہرست (Graded Vocabulary) مرتب کرنی چاہیے، مثال کے طور پر گشنسکی نے ۱۹۳۴ء میں اپنے ایک مضمون میں دو سو بنیادی الفاظ کی فہرست دی، جس کی تفصیل گیان چند نے دی ہے۔(۱۵)

ڈاکٹر ابو للیث صدیقی نے بنیادی ذخیرہ الفاظ کی فہرست مرتب کی، جسے مرکزی اردو بورڈ نے دیگر پاکستانی زبانوں میں ترجمے کے ساتھ شائع کیا(۱۶)۔ڈاکٹر محمد افتخار کھوکھر و دیگر نے اردو ذخیرہ الفاظ (جماعت اول تا پنجم)مرتب کی۔(۱۷) انگریزی میں اس موضوع پر بہت اچھی تحقیق ہوئی ہے۔مثال کے طور پر:

1.The Oxford 3000 TM pdf (18)
2.Edward Fry's 1000 Instant Words (19)
checklist%20%281%29.pdf
3.1000 Most Common Words In English (20)
4.2,265 MOST FREQUENT WORDS IN SPOKEN ENGLISH
in order of usage, and with parts of speech (21)
5.Top 2000 Vocabulary Words (22)
6.English Vocabulary (23)
7.Speak English Fluently Using The 3000 Most Frequently Used Words in English(Audio) (24)

برٹش کونسل کی سائٹ پر بھی General English اور Business English کی الگ الگ تقسیم موجود ہے۔اس کے علاوہ برٹش کونسل کی ویب سائٹ میں Vocabulary کا الگ سیکشن موجود ہے۔(۲۵) ذخیرۂ الفاظ مرتب کرتے وقت مذکورہ سائٹ کو نمونے کے طور پر سامنے رکھا جاسکتا ہے۔اگر ذخیرۂ الفاظ کو موضوع وار مرتب لیا جائے تو یاد رکھنے میں آسانی رہتی ہے۔

زبان اچھی طرح سیکھنے کے بعد ایڈوانس لیول پر ادب بھی شامل کیا جاتا ہے۔اس درجے کے نصاب میں ایسے ادب پاروں شامل ہوں، جن سے تدریسی زبان کی تہذیب منعکس ہو۔اس انتخاب میں ایسا تنوع ہو کہ تہذیب و ثقافت کے سارے رنگ نظر آئیں۔

غیر ملکی زبان کی حیثیت سے اردو کے مسائل و مباحث پر بہت کم توجہ دی گئی۔ہندوستان میں"اردو کی تعلیم کے لسانیاتی پہلو"از گوپی چند نارنگ۔(۲۶) اُردو تعلیم و تدریس کے مسائل اور اردو سکھانے کا طریقہ کار مشمولہ اردو لسانیات(۲۷)،اردو زبان کی تعلیم و تدریس مشمولہ لسانی مسائل و مباحث (مسائل اور امکانات)(۲۸)،اردو رسم الخط: تدریسی نقطہ نظر سے مشمولہ لسانی تناظر(۲۹) اوراُردو سیکھیے از ڈاکٹر مرزا خلیل بیگ(۳۰) اہم ہیں۔

پاکستان میں ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا(۱۹۴۰ء) نے *Urdu For Beginners* کے عنوان سے(۳۱)، اور ڈاکٹر عابدہ سلطانہ نے **غیر ملکیوں کے لیے اردو(تدریسی مواد کے مسائل)** (۳۲) کتابچے

تحریر کیے۔ یہ دونوں کتابچے مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد سے شائع ہوئے۔ ان میں غیر ملکی طلبا کے چند مسائل کا ذکر کیا گیا۔ علاوہ ازیں نیشنل انسٹیوٹ آف ماڈرن لینگو ئجز اسلام آباد میں ایم۔ اے کا مقالہ بعنوان "اردو بحیثیت غیر ملکی زبان: مسائل اور تجاویز" لکھا گیا۔(۳۳)

غیر ملکی طلبا کی تدریس سے متعلق تحقیق و مواد کا کام زیادہ تر مغربی اور ہند نژاد اساتذہ نے کیا ہے۔ پاکستانی اساتذہ کا حصہ بہت کام ہے۔ اگرچہ چینی اور انگریزی کے بعد اپنے بولنے والوں کے اعتبا سے اردو/ہندی دنیا کی تیسری بڑی زبان اور اردو پاکستان کی قومی زبان ہے، لیکن اس میدان میں ہم بہت زیادہ تغافل شعاری اور تساہل پسندی کا شکار ہیں۔ جامعہ کراچی، جامعہ پنجاب، جامعہ نمل اور انٹر نیشنل اسلامک یونیورسٹی میں غیر ملکی طلبا زیر تعلیم رہتے ہیں۔ تاہم ان طلبا کی کما حقہ ضرورت پوری کرنے کے لیے تحقیق کی بنیاد پر درسی موار تیار نہیں کیا گیا۔

پاکستان میں تیار ہونے والے مواد میں ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار اور زینب اُوزون کی تصنیف **ترکی کے ذریعے اردو سیکھیے**(۳۴)، نیشنل انسٹیوٹ آف ماڈرن لینگو ئجز، اسلام آباد کی شائع کردہ کتاب *Urdu for foreigners,Foundation Stage Book One* (۳۵) قابلِ ذکر ہیں۔ اسی ادارے کی معلمہ میڈم زاہدہ نے روز مرہ جملوں پر چار جلدی مسودہ تیار کیا۔(۳۶) اسی جامعہ کے اساتذہ ڈاکٹر شفیق انجم اور ڈاکٹر ظفر نے **اردو سیکھیے**(۳۷) کے عنوان سے ایک مختصر کتاب لکھی۔ مری کے کرسچین سکول نے *Spoken Urdu* کے عنوان سے انگریزی میں کتاب شائع کی(۳۸)۔ کراچی کے ایک زبان ٹریننگ کے ادارے نے اردو زبان سکھانے کے لیے چند کتابیں مرتب کی ہیں(۳۹)، جو برقی (Digital) اور طباعت شدہ (Printed) دونوں صورتوں میں دستیاب ہیں۔ تفصیل یہ ہے۔

۱۔ قدم A.1.1Urdu as a Foreign Language(Course &Workbook) by Michaela Bekaan

۲۔ قدم A.1.2 Urdu as a Foreign Language(Course &Workbook)by Michaela Bekaan

۳۔ اردو

Urdu Reading and Writing Course (A workbook for non native speakers) by Diane Sherbeck &Michaela Bekaan

4. Urdu Grammar workbook for Beginners

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کراچی نے **اوکسفرڈ اردو انگریزی لغت** شائع کی، جس میں تلفظ کے لیے اردو اعراب کے ساتھ ڈاکٹر سرمد حسین نے صوتیاتی حروفِ تہجی (IPA) کا اہتمام کیا ہے۔ اس طرح یہ لغت اردو سیکھنے والے غیر ملکیوں کے لیے بھی مفید ہے۔ (۴۰)

ادارہ فروغِ قومی زبان اسلام آباد نے **قومی انگریزی لغت** اور **فرہنگِ تلفظ** دو لغات آن لائن کی ہیں۔ (۴۱) ذخیرۂ الفاظ کے لیے بہترین آن لائن سورس (Online Source) اردو لغت بورڈ کراچی کی **اردو لغت (تاریخی اصول پر)** ہے۔ مفصل تلاش کے ساتھ یہ اردو کی پہلی مکمل آن لائن لغت ہے۔ اس میں لفظ کے تلفظ کے لیے اعراب کے ساتھ آڈیو بھی موجود ہے۔ (۴۲)

بیرون ملک اس موضوع پر قابلِ قدر کام ہوا ہے، جس کی تفصیل کے لیے ضخامت کی پابندی حارج ہے۔ اردو پاکستان کی قومی زبان ہونے کے باوصف ہمارا فرض ہے کہ دستیاب مواد کا دیانت دارانہ جائزہ لیا جائے اور طلبہ کی ضروریات اور مستقبل کے امکانات کو پیشِ نظر رکھ کر تحقیق و تنقید کی بنیاد پر درجہ وار (Introductory,Intermediate,advanced) جامع نصاب مرتب کیا جائے۔ اس سلسلے میں دیگر ترقی یافتہ زبانوں بالخصوص انگریزی، فرانسیسی وغیرہ کے نصابات کو سامنے رکھا جائے۔ مقامِ افسوس ہے کہ بین الاقوامی معیار کے نصابات تیار کرنے کے لیے جہاں مطلوب خلوص اور محنت عنقا ہے، وہاں اداروں کی جانب سے بھی سازگار اور حوصلہ افزا ماحول میسر نہیں۔



**تدریس زبان اور کمپیوٹر:** (Computer Assistant Instructions:CAI)

عہدِ حاضر میں کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی سہولتوں، متعلقہ سافٹ ویئر کی دست یابی اور لینگوئج لیبارٹری کی مدد سے زبان کی تدریس بہت آسان ہو گئی ہے۔ کمپیوٹر معاون تدریس کا تصور پوری دنیا میں رائج ہے۔ اس کے بہت سے فوائد ہیں۔

۱۔ اگر کمپیوٹر تدریسی اعانت کے طور پر استعمال ہو تو اس کے ذریعے سبق کا مواد بہت اچھی طرح تیار ہو سکتا ہے۔

۲۔ سبق کی جانچ اور مشق میں بھی بہت مددگار ہے۔

۳۔ کمپیوٹر میں اسباق "خود رہنمائی" کے اصول پر ڈیزائن تیار کیے جاتے ہیں جن سے فوراً فیڈ بیک ملتی ہے۔

۴۔ کمپیوٹر کے اسباق میں ڈرل / مشق طلبہ کی کمزوریوں کو دور کرنے میں معاون ہے۔

۵۔ کمپیوٹر بطور ملٹی میڈیا کام کرتا ہے۔ ساکن و متحرک تصاویر اور بولنے والی کتابوں (Spoken Books) کے ذریعے تدریس کو دلچسپ اور موثر بنایا جا سکتا ہے۔

کمپیوٹر کے ذریعے ہم ڈیجیٹل بولتی کتابیں اور آڈیو/ویڈیو سبق تیار کر سکتے ہیں۔ اس ضمن میں انگریزی زبان سکھانے کے لیے برٹش کونسل کی تیار کردہ ویب سائٹ نمونے اور راہ نما کا کام دے سکتی ہے۔

☆☆☆☆☆

## حوالے


(۱) ابواللیث صدیقی، ادب و لسانیات، (کراچی: اردو اکیڈمی سندھ، ۱۹۷۰ء)، ۱۱۷۔

(2) https://www.goethe-verlag.com/book2/EN/ENUR/ENUR003.HTM

(3) www.Urdu.eng.com/lesson/beginner

(4) https://pctb.punjab.gov.pk/download_books

(5) https://east.education/

(6) http://emis.gob.pk/PRP/PRP_RWMetrial.html#!/grades/1

(7) https://www.ncertbooks.guru/ncert-urdu-books/

(۸) نوید سلطانہ، اردو زبان کی تدریس مشمولہ تدریس، اردو (ڈپلومہ ان ایجوکیشن کورس کوڈ ۱۶۵۹)(اسلام آباد: علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، ۲۰۰۲ء) ص ۱۰۴

(9) http://www.handwriting.pk/khushkhati.html

(10) https://www.google.com/search?q=Opal+Urdu+handwriting%3ALesson&rlz

(11)Alesson&rlzhttps://www.google.com/search?q=Opal+Urdu+calligraphy +with+cut+marker%

(12) https://aamozish.com/

(13) learnenglish.britishcouncil.org/skills)

(۱۴) غلام حسین ذوالفقار، زینب اوزون، ترکی کے ذریعے اردو سیکھیے، (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۰ء)۔

(۱۵) گیان چند جین، عام لسانیات، (لاہور: میاں چیمبرز، ۱۹۹۵ء)، ۲۶۴۔۲۶۶۔

(۱۶) ابواللیث صدیقی، بنیادی اردو، (لاہور: مرکزی اردو بورڈ، ۱۹۶۵ء)۔

(۱۷) محمد افتخار کھوکھر، اردو ذخیرہ الفاظ، (لاہور: دائرہ علم و ادب پاکستان، ۲۰۱۸ء)۔

(18) https://motamem.org/wp-content/uploads/2019/07/the_oxford_3000.pdf

(19)https://www.csusb.edu/sites/default/files/Frys1000InstantWordsquickchecklist % 20%281%29.pdf

(20) https://gonaturalenglish.com/1000-most-common-words-in-the-english-language/

(21)https://www.spring.edu/webroom/2265%20most%20frequent%20English%20 words.pdf

(22) https://www.talkenglish.com/vocabulary/top-2000-vocabulary.aspx

(23) https://www.talkenglish.com/vocabulary/english-vocabulary.aspx

(24) https://basicenglishspeaking.com/3000-most-common-words/
(25) learnenglish.britishcouncil.org/vocabolary

(۲۶) گوپی چند نارنگ، اردو کی تعلیم کے لسانیاتی پہلو،(دہلی:یونین پرنٹنگ پریس،۱۹۶۱ء)

(۲۷) نصیر احمد خاں،اردو لسانیات،(نئی دہلی:اردو محل پبلی کیشنز،۱۹۹۰ء)،۱۹۳۔۲۱۴۔

(۲۸) مرزا خلیل بیگ، اردو زبان کی تعلیم وتدریس مشمولہ: لسانی مسائل ومباحث (مسائل اور امکانات)،(دہلی:ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس،۲۰۱۶ء) ،۲۴۷۔۲۵۶۔

(۲۹) مرزا خلیل بیگ، اردو رسم الخط تدریسی نقطہ نظر سے ، مشمولہ : لسانی تناظرلسانی تناظر،(نئی دہلی: باہری پبلی کیشنز،۱۹۹۷ء) ،۲۹۶۔۳۲۰۔

(۳۰) مرزا خلیل بیگ،اردو سیکھیے،(علی گڑھ:ایجوکیشنل بک ہاؤس، ۱۹۸۷ء)۔

(۳۱) خواجہ محمد زکریا، *Urdu for Beginners*،(اسلام آباد:مقتدرہ قومی زبان،۱۹۹۰ء)۔

(۳۲) عابدہ سلطانہ،غیر ملکیوں کے لیے اردو(تدریسی مواد کے مسائل)، (اسلام آباد:مقتدرہ قومی زبان،۱۹۸۹ء)۔

(۳۳) فرزانہ کوثر، اردو بحیثیت غیر ملکی زبان:مسائل اور تجاویز ،مقالہ برائے ایم۔اے اردو، (اسلام آباد: نیشنل انسٹیوٹ آف ماڈرن لینگو یجز،۱۹۹۸ء)۔

(۳۴) غلام حسین ذوالفقار، زینب اوزون،ترکی کے ذریعے اردو سیکھیے،(اسلام آباد:مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۰ء)

(35) Urdu for foreigners,Foundation Stage Book One(Islamabad:NUML)

(۳۶) زاہدہ نے روز مرہ جملوں پر مشتمل چار کتابوں کا سیٹ تیار کیا تھا چار جلدیں تحریر کیں تھا۔ یہ کتابیں شائع نہیں ہوئیں۔ مسودوں کی کاپیاں فوٹو سٹیٹ کرالی جاتی تھیں۔

(۳۷) شفیق انجم، ظفر احمد،اردو سیکھیے،(اسلام آباد:ادارہ قومی زبان،۲۰۲۰ء)۔

Eugene H.Glassman,Spoken Urdu:A Beginning Course(Lahore:Nirali)
(38) Kitaben Publishing House Empress Road,1976
(39) https://zubaantraining.com/shop/

(۴۰) ایس ایم سلیم الدین، سہیل انجم ،اوکسفرڈ اردو انگریزی لغت،(کراچی: اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس، ۲۰۱۳ء)

(41) https://nlpd.gov.pk/onlinedictionaries.php
(42) http://udb.gov.pk)/Urdu Lughat-

# BIBLIOGRAPHY


- Abida Sultana, *Ghair Mulkiyon ky Lia Urdū: Tadrīsī Mawād k Masāil*, (Islamabad: Moqtadra Qaumi Zuban, 1989).
- Abu al-Lais Siddiqui, *Adab wa Līsāniyāt*, (Karachi: Urdu Academy Sindh, January 1970).
- Abu al-Lais Siddiqui, *Bunyādī Urdū*, (Lahore: Central Urdu Board, 1965).
- Eugene H.Glassman, *Spoken Urdu: A Beginning Course*, (Lahore: Nirali)
- Farzana Kausar, *Urdū Be Haisiyyat Ghair Mulkī Zuban: Masā'al aur Tajāvīz*, Thesis MA Urdu, (National Institute of Modern Languages, 1998).
- Ghulam Hussain Zulfiqar / Zainab Ozon , *Tukī ky Zariay Urdū*, (Islamabad: Moqtadra Qaumi Zuban, 1990).
- Gopi Chand Narang, *Urdū Kī Ta'alīm K Lesānyātī Pehlu*, (Delhi: Union Printing Press, 1961).
- Khawaja Muhammad Zakaria, *Urdū for Beginners*, (Islamabad: Muqtadira Qaumi Zuban, 1990)
- Mirza Khalil Baig, *Urdū Rasmul Khat Tadrīsī Nūqta-i Nazar*, (Incl.) Lesani Tanazur, (Delhi: Educational Publishing House, 1997).
- Mirza Khalil Baig, *Urdū Sīkhīay*, (Aligarh: Educational Book House, 1987).
- Mirza Khalil Baig, *Urdū Zūbā Ki Ta'līm-o Tadrīs*, (Incl.) Lesani Masa'al wa Mubahis: Masa'l aur Ahmkamat, (Delhi: Educational Publishing House, 2016).
- Muhammad Iftikhar Khokhar and others, *Urdū Zakhera-e Alfāz*, (Lahore: Dairah Ilm-o Adab Pakistan, 2018).
- Naseer Ahmad Khan, *Urdū Lisānyāt*, (New Delhi: Urdu Mahal Publications, 1990).
- Naveed Sultana, *Urdū Zubān kī Tadrīs*, Diploma in Education Course Code 1659, (Islamabad: Allama Iqbal Open University, 2002).
- Shafiq Anjum / Zafar Ahmed, *Urdū Sīkhīay*, (Islamabad: Idarah Qaumi Zuban, 2020).

- SM Saleem al-Deen and others, Oxford Urdū Īngraizī Lūghat, (Karachi: Oxford University Press, 2013)
- Alesson&rlzhttps://www.google.com/search?q=Opal+Urdu+caligraphy+with+cut+marker%
- http://emis.gob.pk/PRP/PRP_RWMetrial.html#!/grades/1
- http://www.handwriting.pk/khushkhati.html
- https://aamozish.com/
- https://basicenglishspeaking.com/3000-most-common-words/
- https://east.education/
- https://gonaturalenglish.com/1000-most-common-words-in-the-english-language/
- https://motamem.org/wp-content/uploads/2019/07/the_oxford_3000.pdf
- https://nlpd.gov.pk/onlinedictionaries.php
- https://pctb.punjab.gov.pk/download_books
- https://www.csusb.edu/sites/default/files/Frys1000InstantWordsquickchecklist%20%281%29.pdf
- https://www.goethe-verlag.com/book2/EN/ENUR/ENUR003.HTM
- https://www.google.com/search?q=Opal+Urdu+handwriting%3ALesson&rlz=
- https://www.ncertbooks.guru/ncert-urdu-books/
- https://www.spring.edu/webroom/2265%20most%20frequent%20English%20words.pdf
- https://www.talkenglish.com/vocabulary/english-vocabulary.asp
- https://www.talkenglish.com/vocabulary/top-2000-vocabulary.aspx
- https://zubaantraining.com/shop/
- learnenglish.britishcouncil.org/vocabolary
- www.Urdu.eng.com/lesson/beginner


❖❖❖